سید ابوذر بخاری کا سانحہ ارتحال

ماہنامہ صوت الاسلام، فیصل آباد، نومبر ۱۹۹۵ء

پاکستان کے متبحر اور جید عالم دین، عربی، اردو، فارسی کے قادر الکلام شاعر، صاحب طرز ادیب اور فکر انگیز خطیب ابن امیر شریعت علامہ سید عطاء المنعم ابوذر بخاری ۲۷-۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ ۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء پیر اور منگل کی درمیانی شب قریباً پونے گیارہ بجے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سید ابوذر بخاری عظیم المرتبت والد ماجد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اکبر تھے، ان کی شخصی عظمت اور ان کی علمی و ادبی صلاحیتوں کا علمی حلقے میں باحترام ... جاتا ہے۔ سید ابوذر بخاری کی تحریر و انشاء اور نثر مولانا ابوالکلام آزاد کی آئینہ دار تھی، وہی الفاظ کا شکوہ، معلومات کی وسعت اور افکار کی گہرائی و گیرائی تھی۔ حتیٰ کہ انداز تحریر میں بعض جگہ رسم الخط مولانا آزاد ہی کا اختیار کرتے تھے۔

حضرت امیر شریعت جس طرح تقریر و خطابت میں منفرد و یگانہ تھے اسی طرح ان کے فرزند سید ابوذر بخاری بھی تحریر و خطابت میں انفرادیت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی اعلیٰ اور کمال صلاحیتوں سے متصف کیا تھا، علم و ادب کے ساتھ ساتھ وہ دینی سیاست کے صحیح شعور کے حامل تھے، نہایت مرنجاں مرنج طبیعت کی باغ و بہار شخصیت کا داغ مفارقت واقعی بہت بڑے صدمے کا موجب ہے۔

سید ابوذر بخاری نے کتاب و سنت کی روشنی میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور قادیانیت، اعداء صحابہ اور تمام باطل تحریکات کے رد میں گراں قدر اور لائق تحسین خدمات انجام دی ہیں، ان کی علمی تحقیق امت مسلمہ کا قیمتی اثاثہ ہے، جسکی اشاعت کا اہتمام امت مسلمہ خصوصاً باشندگان پاکستان کا دینی فریضہ ہے۔ سید ابوذر بخاری کی وفات سے پاکستان ایک بلند پایہ اور ممتاز علمی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سید ابوذر بخاری کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و استقامت کی توفیق سے نوازے۔ آمین (مولانا مجاہد الحسینی)

وفیات

(۱) حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے جانشین، عظیم مصنف اور عالم باعمل سید عطاء المنعم شاہ بخاری طویل علالت کے بعد ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم کا شمار بلاشبہ ان علماء میں ہوتا تھا جو اسلاف کی یادگار ہیں۔ ان کی زندگی جہد مسلسل کا نام تھی۔ انہوں نے کئی مدارس قائم کیے، کئی رسائل جاری کئے، کئی اداروں کی بنیاد رکھی، انہیں بیک وقت شعر و نثر، وعظ و خطابت اور تعلیم و تدریس میں مہارت حاصل تھی۔ وہ سات سال تک مجلس احرار اسلام کے امیر رہے، تحفظ ختم نبوت اور دفاع صحابہ کے سلسلے میں ان کی خدمات بے مثال ہیں۔

وہ سلاسل اربعہ میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ کے مجاز تھے، ان کے انتقال